قرآن مجید اور احادیث مبارکہ سے کھانا سامنے رکھ کر ختم پڑھنے اور دُعا مانگنے کا ثبوت

ختم و دُعا کا طریقہ



مصنف: سیّد عطاء اللہ شاہ بخاری نظامی

ناشر: مکتبہ محبوبین، جمیل ٹاؤن، روہتاس روڈ، جہلم، پاکستان

پروف ریڈنگ: حافظ محمد نعمان عبداللہ (قمر العلوم، گجرات)

قرآن مجید سے ختم پڑھنے کا ثبوت

ارشادِ ربانی ہے:

﴿فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ○ وَ مَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ قَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ ؕ وَ اِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ ○﴾

(پارہ:۸، سورۃ الانعام، آیت:۱۱۸۔۱۱۹)

مفہومِ ترجمہ: "پس جس چیز پر اللہ کا نام لیا جائے اُسے کھالو اگر تم اُس کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہو اور تمہیں کیا ہے......؟ کہ تم وہ چیز نہیں کھاتے جس پر اللہ کا نام لیا جائے حالانکہ جو کچھ تمہارے اوپر حرام ہے وہ اللہ نے تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا ہے مگر جب تمہارے اوپر اضطراری[1] حالت طاری ہو جائے تو حرام کردہ چیز کھانے کی بھی اجازت ہے اور بے شک بہت سے لوگ کم علمی کے باعث محض اپنی نفسانی خواہشات کی تکمیل کیلئے دوسروں کو گمراہ کرتے ہیں اور یقیناً آپ کا ربّ حد سے بڑھنے والوں کو خوب جانتا ہے۔"

قرآنِ مقدس کی مذکورہ بالا دونوں آیتوں میں ربِّ کائنات نے ایسی چیز اور ذبیحے کو کھانے کا حکم دیا ہے جس پر اُس کا نام لیا جائے اور نہ کھانے پر ناراضگی کا اظہار

---

[1] اضطراری حالت سے مراد یہ ہے کہ اگر کوئی مسلمان اپنی جان بچانے کے لئے حرام چیز کھانے پر مجبور ہو جائے اور نہ کھانے کی صورت میں جان کے جانے کا قوی یقین ہو تو اُس کو وہ چیز صرف اتنی مقدار میں کھانے کی اجازت ہے جس سے جان بچ جائے۔

فرمایا ہے۔ نیز جو چیزیں حرام ہیں وہ تفصیل کے ساتھ بیان کردی گئیں ہیں لہٰذا اب کسی کو صرف اپنی رائے اور مرضی سے کوئی بھی چیز حرام قرار دینے کا اختیار نہیں چاہے وہ کوئی ذبح شدہ جانور ہو یا کھانے پینے والی کوئی چیز ہو۔ قرآن مجید کی ان آیتوں کا اطلاق نہ صرف ذبائح[1] بلکہ تمام ماکولات[2] و مشروبات پر بھی ہوتا ہے[3]۔

قارئین کرام!۔۔۔۔۔۔۔!!!!

جس چیز پر صرف ایک دفعہ اللہ کا نام لیا جائے اس کو نہ کھانے سے اور ناجائز ومکروہ یا حرام قرار دینے سے اللہ تعالیٰ نے نہایت سختی سے منع فرمایا ہے۔

ذرا سوچئے!۔۔۔۔۔۔۔!!!!

جب کھانے کی چیزیں سامنے رکھ کر ختم پڑھا جاتا ہے تو ان پر صرف اللہ کا نام ہی نہیں لیا جاتا بلکہ قرآن مجید کی متعدد آیات، کئی سورتیں اور بیسیوں مرتبہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھی جاتی ہے۔ سورۂ اخلاص کی تلاوت بھی کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ والی آیات بھی پڑھی جاتی ہیں۔ تو جس کھانے پر اتنا کچھ پڑھا جائے اُس کو ناجائز قرار دینا یا مکروہ کہنا یا بدعت سمجھنا اللہ تعالیٰ کو کتنا ناپسند ہوگا اس کے بارے میں ہم اندازہ بھی نہیں لگا سکتے۔

---

۱ ذبیحہ کی جمع مراد ذبح شدہ حلال جانور

۲ کھانے اور پینے والی چیزیں بشرطیکہ وہ فی نفسہٖ حلال ہوں۔

۳ اَلْعِبْرَةُ بِعُمُوْمِ اللَّفْظِ لَا بِخُصُوْصِ السَّبَبِ

ترجمہ: "لفظ کے عام معنیٰ کا اعتبار کیا جاتا ہے نہ کہ سبب مخصوص کا۔" (کتبِ اصول)

احادیثِ مبارکہ سے ختم پڑھنے کا ثبوت

پہلی حدیث:

امام محمد بن اسماعیل البخاری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۲۵۶ھ) حضرت انس[1] بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت درج کرتے ہیں کہ:

''ایک دن میرے سوتیلے والد حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ، میری سگی والدہ حضرت[2] اُمِ سُلَیم رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ آج میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز میں فاقے کی وجہ سے کمزوری محسوس کی ہے کیا گھر میں کھانے کی کوئی چیز ہے جو ہم آپ کی خدمت میں پیش کرسکیں؟''

حضرت اُمِ سُلَیم رضی اللہ عنہا نے کہا: ''ہاں ہے۔'' یہ کہہ کر اُنہوں نے جو کی روٹی کے چند ٹکڑے نکالے اور اپنے دوپٹے میں لپیٹ کر

---

[1] یہ واقعہ حضرتِ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے لڑکپن کا ہے۔

[2] حضرت ام سُلَیم رضی اللہ عنہا بنت مِلحان بن خالد بن زید بن حزام الانصاریہ الخزرجیہ النجاریہ، آپ رضی اللہ عنہا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں اور حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کی زوجہ ہیں آپ رضی اللہ عنہا ان کے نکاح میں آنے سے قبل مالک بن نضر کے نکاح میں تھیں جو کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سگے والد ہیں۔ اُن کی وفات کے بعد اُم سُلَیم بنت ملحان کا نکاح ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ سے ہوا اس لحاظ سے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سوتیلے والد ہیں۔ حضرت ام سُلَیم رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کئی غزوات میں شریک ہوئیں اور متعدد احادیث کی راویہ بھی ہیں۔ حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ آپ رضی اللہ عنہا کی وجہ سے مسلمان ہوئے تھے۔ ام سُلَیم کے اصل نام کے بارے میں کئی قول ہیں سہلہ، رمیلہ، رمیثہ، ملیکہ، غمیصا، رمیصا۔ (اسد الغابہ، جلد 4، صفحہ 591، از علامہ محمد بن محمد شیبانی ابن اثیر الجزری المتوفی 630ھ) حضرت اُم سُلَیم رضی اللہ عنہا کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے اپنے آگے کسی کے قدموں کی آہٹ سنی، میں نے دیکھا تو وہ حضرت ام سُلَیم غمیصاء بنت ملحان رضی اللہ عنہا تھیں جو کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں۔'' (مسند احمد بن حنبل، رقم الحدیث 11,977، از مرویات انس بن مالک رضی اللہ عنہ)

میری (یعنی کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی) بغل میں دے دیئے اور مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بھیج دیا۔ میں وہ لے کر خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس وقت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ میں اُس مجلس میں جا کر کھڑا ہو گیا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت کیا:

"کیا تمہیں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے بھیجا ہے؟"

میں نے عرض کی:

"جی ہاں! مجھے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے بھیجا ہے۔"

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"کیا کھانے کی کوئی چیز پیش کرنے کیلیے؟"

میں نے عرض کی:

"جی ہاں"

یہ سن کر سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہاں پر موجود تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ

"اٹھو! اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھر کھانے کے لئے چلو۔"

میں یہ دیکھ کر اُن سب سے پہلے گھر پہنچا اور حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کو اطلاع دی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو تمام صحابہ کے ہمراہ کھانے کے لئے تشریف لا رہے ہیں۔ یہ سن کر انہوں نے میری والدہ حضرت اُمِّ سُلَیم رضی اللہ عنہا سے کہا:

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو تمام صحابہ کے ساتھ آ رہے ہیں اور ہمارے پاس ان کو کھلانے کے لئے کچھ بھی نہیں ہے۔"

حضرت اُم سُلَیم رضی اللہ عنہا کہنے لگیں:

"اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری حالت کے بارے میں

سب سے بہتر جانتے ہیں۔"

اتنے میں نبی اکرم ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ اُن کے گھر کے قریب پہنچ گئے۔ حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ نے تمام مہمانوں کا استقبال کیا۔ پھر تاجدارِ کونین ﷺ، اُن کے گھر میں داخل ہوئے اور آپ ﷺ نے فرمایا:

"اے اُمِ سُلیم! تمہارے پاس کھانے کے لئے جو کچھ بھی ہے وہ لے آؤ۔"

حضرت ام سُلیم رضی اللہ عنہا نے وہی جو کی روٹی کے چند ٹکڑے لئے پھر اُن کے اوپر گھی نچوڑ کر سالن بنا دیا اور دستر خوان پر سجا دیا۔

﴿ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْهِ مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ﴾

"پھر نبی اکرم ﷺ نے اللہ کے حکم کے مطابق اس کھانے کے اوپر کچھ پڑھا۔"

اور آپ ﷺ نے فرمایا:

"دس آدمیوں کو کھانا کھانے کے لئے اندر بلاؤ۔"

دس آدمی آئے اور انہوں نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا اور باہر چلے گئے۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

"مزید دس آدمیوں کو کھانے کے لئے اندر بلاؤ۔"

پھر مزید دس آدمی آئے اور انہوں نے بھی سیر ہو کر کھانا کھایا اور چلے گئے۔

اسی طرح دس دس آدمی آتے گئے اور اپنی بھوک پوری طرح مٹاتے گئے حتیٰ کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

﴿فَاَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوْا وَالْقَوْمُ سَبْعُوْنَ

اَوْ ثَمَانُوْنَ رَجُلًا﴾

''حتیٰ کہ سب لوگوں نے جی بھر کر کھانا کھالیا۔ان کی تعداد ستر یا اسّی تھی[1]۔''

قارئین کرام! اس حدیثِ مبارکہ سے یہ ثابت ہو گیا کہ کھانا سامنے رکھ کر قرآن پڑھنا تاجدارِ کونین ﷺ کی سنتِ مبارکہ ہے۔ لہٰذا اس کو بدعت قرار نہیں دیا جاسکتا۔ ختم پڑھتے ہوئے آنحضرت ﷺ کی اسی سنت پر عمل کیا جاتا ہے اور ایسا کرنے سے کھانے میں برکت بھی پیدا ہوتی ہے۔

دوسری حدیث:

شیخ ولی الدین محمد بن عبد اللہ الخطیب التبریزی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفّٰی 742ھ)، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت درج کرتے ہیں کہ:

''جب تاجدارِ کونین ﷺ نے حضرت اُمّ المومنین سیدہ زینب رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا تو میری والدہ حضرت اُمِّ سُلَیم رضی اللہ عنہا نے کھجور، گھی اور پنیر سے حلوہ تیار کر کے ایک پیالے میں ڈالا اور

---

[1] (صحیح بخاری امام محمد بن اسمٰعیل البخاری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفّٰی 256ھ) جلد نمبر 1، صفحہ 505، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، رقم الحدیث 3385 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی)

(مشکوٰۃ المصابیح، صفحہ 537، شیخ ولی الدین محمد بن عبد اللہ الخطیب التبریزی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفّٰی 742ھ) باب المعجزات، مطبوعہ مکتبہ امدادیہ، ملتان)

(المؤطا، امام ابو عبد اللہ مالک بن انس الاصبحی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفّٰی 179ھ)، مطبوعہ بیروت رقم الحدیث 1657)

(جامع ترمذی، امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفّٰی 275ھ)، مطبوعہ بیروت رقم الحدیث 3660)

(سنن نسائی، امام ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب النسائی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفّٰی 303ھ)، مطبوعہ بیروت رقم الحدیث 6617)

(السنن الکبریٰ، امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی البیہقی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفّٰی 458ھ)، مطبوعہ بیروت رقم الحدیث 14,370)

مجھ سے کہا "اے انس! یہ شیرینی لے جا کر نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں پیش کرو اور کہنا کہ میری والدہ نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے نکاح کی خوشی میں یہ بھیجا ہے۔ وہ سلام عرض کر رہی ہیں اور درخواست کرتیں ہیں کہ ہماری طرف سے اس ہدیے کو قبول فرمایئے۔"

حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں:

"میں وہ پیالہ لے کر آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور تمام پیغام و سلام عرض کر کے ہدیہ پیش کیا۔ آنحضرت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: "اسے رکھ دو۔" پھر فرمایا کہ "جاؤ فلاں فلاں کو بلا لاؤ اور جو کوئی بھی تمہیں ملے اس کو بھی بلا لاؤ۔" میں گیا مجھے جو کوئی بھی ملا میں اُسے بھی، اور جس جس کا آپ نے نام لیا تھا سب کو بلا لایا حتیٰ کہ تمام گھر مہمانوں سے بھر گیا جن کی تعداد تین سو تک پہنچ گئی، پھر حلوے کا وہ پیالہ آپ کے سامنے رکھ دیا گیا۔

﴿فَرَأَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم وَضَعَ یَدَہٗ عَلٰی تِلْکَ الْحَیْسَۃِ وَتَکَلَّمَ بِمَاشَاءَ اللّٰہُ﴾

"پھر میں نے دیکھا کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنا دستِ مبارک اُس حلوے پر رکھا اور جو اللہ نے چاہا وہ پڑھا[1]۔"

پھر آپ دس، دس آدمیوں کو بلانے لگے اُن کو وہ حلوہ پیٹ بھر بھر کے کھلانے لگے۔ ایک وفد کھا کے نکلتا تھا اور پھر دوسرا آجاتا تھا حتیٰ کہ سب نے سیر ہو کر کھا لیا۔

---

[1] اس سے مراد قرآن مجید پڑھنا ہے جو عقلِ سلیم کے عین مطابق ہے۔

پھر مجھ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اے انس! اب اس پیالے کو اٹھالو"

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

﴿فَرَفَعْتُ فَمَا اَدْرِیْ حِیْنَ وُضِعَتْ کَانَ اَکْثَرَامْ حِیْنَ رُفِعَتْ﴾

"پس میں نے وہ پیالہ اٹھالیا اور مجھے یہ معلوم نہیں ہو رہا تھا کہ اُسے جب مہمانوں کے سامنے رکھا گیا تب اُس میں حلوہ زیادہ تھا یا اب حلوہ زیادہ ہے۔"[1]

تیسری حدیث:

امام ابو الفضل جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابوبکر السیوطی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفّٰی 911ھ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت درج کرتے ہیں کہ:

"ایک غزوہ کے دوران ہمارے لشکر کے پاس کھانے کے لئے کچھ بھی باقی نہ رہا۔ میرے پاس صرف اکیس کھجوریں تھیں میں نے وہ ایک توشہ دان میں رکھیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ توشہ دان آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے رکھا۔"

اور عرض کی:

﴿یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ادْعُ اللّٰہَ فِیْھِنَّ بِالْبَرَکَۃِ فَضَمَّھُنَّ ثُمَّ دَعَالِیْ فِیْھِنَّ بِالْبَرَکَۃِ﴾

---

[1] مشکوٰۃ المصابیح، صفحہ نمبر 538,539، رقم الحدیث 5655، باب المعجزات، مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان
کتاب الشفاء بتعریف حقوق المصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، شیخ الاسلام قاضی ابوالفضل عیاض بن موسیٰ المالکی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفّٰی 544ھ) فصل من معجزاته تکثیر الطعام ببرکته ودعائه، صفحہ 180، مطبوعہ المکتبۃ العصریہ، بیروت۔

''یارسول اللہ ﷺ! اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ ان کھجوروں میں برکت ڈال دے۔'' پس آپ ﷺ نے ان کو اپنے سامنے اکٹھا کر کے رکھا اور میرے لئے ان میں برکت کی دعا فرمائی۔''

پھر کھجوروں کو واپس توشہ دان میں ڈالا اور آپ ﷺ نے فرمایا:

''دس آدمیوں کو بلا کر لاؤ۔''

میں بلا کر لایا۔ ان دس آدمیوں نے پیٹ بھر کر ان کھجوروں میں سے کھایا۔ جب وہ چلے گئے تو آپ ﷺ فرمایا ''مزید دس آدمیوں کو بلاؤ۔'' میں بلا لایا۔ انہوں نے بھی جی بھر کے وہ کھجوریں کھائیں اور چلے گئے۔ یہاں تک کہ سارے لشکر نے اُن کھجوروں سے پیٹ بھر کر کھالیا۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''اے ابوہریرہ! ان کھجوروں کو توشہ دان سے باہر کبھی بھی نہ نکالنا اور نہ ہی توشہ دان کو الٹا کرنا جب بھی تجھے ضرورت پڑے تو اس کے اندر ہاتھ ڈال کر کھجوریں حاصل کر لینا۔''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

''پھر میں آنحضرت ﷺ کے زمانے تک اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت تک (یعنی کہ تقریباً 24 سال سے زائد عرصے تک) اُس توشہ دان سے کھجوریں حاصل کرتا رہا۔ پھر جس دن حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ شہید ہوئے اس دن میرے گھر کا سامان چوری ہو گیا اور اس کے ساتھ وہ توشہ دان بھی جاتا رہا۔''

پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

﴿اَكَلْتُ مِنْهُ اَكْثَرَ مِنْ مِّائَتَيْ وَسْقٍ وَّاَخَذْتُ مِنْهُ خَمْسِيْنَ وَسْقًا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾

"میں نے اس توشہ دان سے دو سو (200) وسق کھجوریں کھائیں اور پچاس (50) وسق اللہ کے راستے میں خیرات کیں[1]"

نوٹ: ایک وسق، چھ من کا ہوتا ہے۔ یعنی کہ دو سو چالیس (240) کلوگرام اس لحاظ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے دو سو پچاس (250) وسق کھجوریں اُس توشہ دان سے نکالیں جو کہ پندرہ سو (1500) من بنتی ہیں۔ گویا کہ تاجدارِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت سے 21 کھجوریں نہ صرف پندرہ سو من سے زیادہ کھجوروں میں تبدیل ہوگئیں بلکہ سارے لشکر نے بھی انہی سے اپنی ضرورت پوری کی۔

مذکورہ بالا تینوں احادیث سے یہ امر ثابت ہوگیا ہے کہ کھانے کی اشیاء کو

---

[1] مسند احمد بن حنبل، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 240ھ)، مرویات ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث 8613، جلد 4، صفحہ 392، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ، لاہور

جامع الترمذی، امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 275ھ)، ابواب المناقب، مناقب ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ، جلد دوم، صفحہ 224 رقم الحدیث 3839، مطبوعہ، فاروقی کتب خانہ، ملتان

مسند اسحٰق بن راھویہ، حافظ اسحٰق بن راھویہ رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 238ھ)، جلد 6، صفحہ 117، رقم الحدیث 3، مطبوعہ بیروت

صحیح ابن حبان، امام محمد بن حبان رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 354ھ)، جلد 14، صفحہ 468، رقم الحدیث 6532، مطبوعہ بیروت

موارد الظمان، امام نور الدین علی بن ابی بکر الہیثمی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 807ھ)، جلد 1 صفحہ 528، رقم الحدیث 2150، مطبوعہ بیروت

الخصائص الکبریٰ، امام ابوالفضل جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 911ھ)، جلد دوم، صفحہ 85، مطبوعہ بیروت

سامنے رکھ کر قرآن مجید پڑھنا اور دعا مانگنا سنتِ مصطفیٰ ﷺ ہے اور اِس سنت پر عمل کرنا برکت کا باعث ہے۔ قُل شریف، چہلم شریف، گیارہویں شریف، عرس وغیرہ اور دیگر محافل میں آنحضرت ﷺ کی اسی سنتِ مبارکہ پر عمل کیا جاتا ہے۔ جس کو کسی طور پر بھی خلافِ شرع نہیں کہا جاسکتا۔ بلکہ یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا کا موجب ہے۔

ایک قابلِ غور نکتہ

یہاں یہ نکتہ بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے متعدد احادیث میں یہ فرمایا ہے کہ جس کھانے پر بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھی جائے وہ شیطان سے محفوظ ہو جاتا ہے اور اس میں برکت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ جس کھانے پر ایک دفعہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھی جائے وہ بابرکت ہو جاتا ہے تو ذرا سوچئے! ختم پڑھتے ہوئے تو کھانے پر متعدد مرتبہ تسمیہ پڑھی جاتی ہے تو اُس کی برکتوں کا عالم کیا ہوگا......؟؟؟

ختم پڑھنے کا طریقہ

مناسب ہے کہ ختم شریف پڑھتے ہوئے مندرجہ ذیل آداب کا خیال رکھیں۔

۱۔ ختم پڑھنے سے قبل کھانے کا کچھ حصہ، پانی اور دودھ وغیرہ صاف ستھرے برتنوں میں ڈال کر پاکیزہ جگہ پر رکھیں۔

۲۔ ختم پڑھنے والا اور دیگر شرکاء باوضو ہو کر اور سروں کو ڈھانپ کر وہاں بیٹھ جائیں۔

۳۔ جس جگہ پر ختم پڑھا جائے اگر وہاں تصاویر، مجسمے یا کوئی بھی غیر شرعی چیز ہو تو ہٹادی جائے۔

پھر اس طرح ختم شریف پڑھا جائے۔

ختم شریف

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

لَا یَسْتَوِیْۤ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِؕ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآىٕزُوْنَ○ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِؕ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ○ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ○ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ○ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰىؕ یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِۚ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ○[1]

(پارہ:28، سورۃ الحشر، آیت 20 تا 24)

---

[1] یا قرآن مجید کے کسی بھی مقام سے چند آیتیں یا مکمل رکوع پڑھ لیں۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قُلۡ یٰۤاَیُّهَا الۡكٰفِرُوۡنَ ۙ لَاۤ اَعۡبُدُ مَا تَعۡبُدُوۡنَ ۙ وَلَاۤ اَنۡتُمۡ
عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ ۚ وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدۡتُّمۡ ۙ وَلَاۤ اَنۡتُمۡ
عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ ؕ لَكُمۡ دِیۡنُكُمۡ وَلِیَ دِیۡنِ ۧ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمۡ یَلِدۡ ۙ وَلَمۡ یُوۡلَدۡ ۙ
وَلَمۡ یَكُنۡ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۧ[1]

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ ۙ مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ وَمِنۡ شَرِّ
غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ وَمِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الۡعُقَدِ ۙ وَمِنۡ
شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۧ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ مَلِكِ النَّاسِ ۙ اِلٰهِ النَّاسِ ۙ
مِنۡ شَرِّ الۡوَسۡوَاسِ الۡخَنَّاسِ ۙ الَّذِیۡ یُوَسۡوِسُ فِیۡ
صُدُوۡرِ النَّاسِ ۙ مِنَ الۡجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۧ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۙ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۙ مٰلِكِ
یَوۡمِ الدِّیۡنِ ؕ اِیَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاكَ نَسۡتَعِیۡنُ ؕ اِهۡدِنَا
الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۙ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ
عَلَیۡهِمۡ ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ ۧ

---

[1] سورۃ الاخلاص تین مرتبہ پڑھیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الٓـمّٓ ۝ ذٰلِکَ الۡکِتٰبُ لَا رَیۡبَ ۛۚ فِیۡہِ ۚ ہُدًی لِّلۡمُتَّقِیۡنَ ۝ۙ
الَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَیۡبِ وَ یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ وَ مِمَّا
رَزَقۡنٰہُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ ۝ۙ وَ الَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡکَ وَ
مَاۤ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِکَ ۚ وَ بِالۡاٰخِرَۃِ ہُمۡ یُوۡقِنُوۡنَ ۝ اُولٰٓئِکَ
عَلٰی ہُدًی مِّنۡ رَّبِّہِمۡ ٭ وَ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ۝

(سورۃ البقرہ:1 تا 5)

وَ اِلٰـہُکُمۡ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ ۚ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ الرَّحۡمٰنُ الرَّحِیۡمُ ۝٪

(سورۃ البقرہ:163)

اِنَّ رَحۡمَتَ اللّٰہِ قَرِیۡبٌ مِّنَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ۝

(سورۃ الاعراف:56)

دَعۡوٰىہُمۡ فِیۡہَا سُبۡحٰنَکَ اللّٰہُمَّ وَ تَحِیَّتُہُمۡ فِیۡہَا سَلٰمٌ ۚ
وَ اٰخِرُ دَعۡوٰىہُمۡ اَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۝

(سورۃ یونس:10)

وَ مَاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَۃً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ۝

(سورۃ الانبیاء:107)

مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنۡ رِّجَالِکُمۡ وَ لٰکِنۡ رَّسُوۡلَ
اللّٰہِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ؕ وَ کَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمًا ۝

(سورۃ الاحزاب:40)

اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ
اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَ سَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا ۝

(سورۃ الاحزاب:56)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اَصْحٰبِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ ۝ [1]

(درود شریف)

سُبْحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ۝ وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

(سورۃ الصافات: 180 تا 182)

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

اس کے بعد انتہائی خشوع وخضوع کے ساتھ یہ دعا مانگیں۔

دُعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ ۝ وَعَلٰٓی اٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ ۝ وَاَصْحَابِہِ الْمَھْدِیِّیْنَ ۝

اے پروردگارِ عالم! اس تمام کلمہ وکلام کا ثواب، نیز تیار کردہ طعام کا ثواب ہم، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ کے طفیل تمام انبیائے کرام علیہم السلام، خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم، جملہ اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم، کل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، آئمہ اربعہ اور سلسلہ ہائے عالیہ، قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ اور انکے ذیلی سلاسل سے تعلق رکھنے والے تمام اولیائے کرام، پیشوایانِ عظام اور کل مریدین، معتقدین اور متوسلین کے حضور ایصال ثواب کیلئے پیش کرتے ہیں۔

---

[1] تمام حاضرین بھی باآواز بلند درود شریف پڑھیں۔

بالخصوص! حضرت سیدنا غوثِ اعظم الشیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مجددالف ثانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کی ارواح مقدسہ کے ایصال ثواب کے لئے پیش کرتے ہیں۔

اے مولا! اسے قبول و منظور فرما۔

یاالٰہی بالخصوص اس تمام ختم پاک کا ثواب مرحوم و مغفور جناب (یہاں مرحوم کا نام لیں) کے ایصال ثواب کے لئے اور ان کے کلمہ گو آباؤ اجداد کے ایصال ثواب کے لئے پیش کرتے ہیں۔ اس کے طفیل انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرما۔ قیامت کے دن اپنے عرش کا سایہ اور کوثر کا پانی عطا فرما۔ عالم برزخ کی منازل میں آسانی...... قبر میں کشادگی...... اور پل صراط پہ دستگیری فرما اہل خانہ کے کاروبار اور روزگار میں برکت عطا فرما۔ بزرگوں کو صحت اور بچوں کو کامیابی عطا فرما۔ اے مولا! بے اولادوں کو...... اولاد، تنگدستوں کو...... خوشحالی، بے روزگاروں کو...... روزگار، بیماروں کو...... شفا، غمزدوں کو...... سکھ عطا فرما۔

اے پروردگار عالم! تمام حاضرین پر اپنی خصوصی رحمت و برکت اور فضل و کرم کا نزول فرما۔ آمین

بِجَاہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ الْاَمِیْنِ الرَّءُوْفِ الرَّحِیْم ○
صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ○ بِرَحْمَتِکَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ○

(یہ کتاب مورخہ ۲۵ دسمبر ۲۰۱۰ء بمطابق ۱۸ محرم الحرام ۱۴۳۲ھ بروز ہفتہ مکمل ہوئی)

کتبہٗ عبدہ المذنب

سیّد عطاء اللہ شاہ بخاری نظامی
جمیل ٹاؤن، روہتاس روڈ، جہلم